of slow, steady decline, when Egypt was conquered by a succession of foreign adversaries. The power of the pharaohs officially ended in 31 BC, when the early Roman Empire conquered Egypt and made it a province of the Empire.(160)

بازنطینی یا رومی تہذیب

Ancient Rome was a civilization that grew from a small agricultural community founded on the Italian Peninsula in the 9th century BC to a large empire straddling the Mediterranean Sea. In its 12 centuries of existence, Roman civilization shifted from a monarchy, to a republic based on a combination of oligarchy and democracy, to an autocratic empire. It came to dominate Western Europe and the area surrounding the Mediterranean Sea through conquest and assimilation(161)

روم کی بنیاد 753ق م میں رکھی گئی تھی ۔ یہ گڈریوں کی کمیونٹی تھی جس نے بڑھتے بڑھتے تاریخ کی ایک عظیم الشان سلطنت بنائی ۔100ق م جب یہ سلطنت اپنے نقطہ عروج پر تھی، یہ یورپ کے آدھے حصے پر چھائی ہوئی تھی ۔476ء میں جرمن نسل کے قبائل نے آخری رومن شہنشاہ کا تختہ الٹ دیا۔ رومن تہذیب نے مغربی تہذیب کے ارتقاء پر زبردست اثر ڈالا ۔(۱۶۲)

ایرانی تہذیب تقریباً 1500 قبل مسیح آریائی نسل کے قبائل دریائے دجلہ کی مشرقی سرزمین میں داخل ہوئے اور دور تک پھیلتے چلے گئے ۔ اور یہی سے ایرانی تہذیب شروع ہوتی ہے ۔(۱۶۳) ایرانی کئی بڑی بڑی تہذیبیں دیکھیں ۔ اس کی قدیم ترین تہذیب وہ تھی جسے جمشید' فریدون' کیمرُ ث اور ہوشنگ نے جنم دیا۔ تین سو قبل مسیح میں اسکندر یونانی ایران آیا۔ بعد میں رومی تہذیب سے ایران کا رابطہ پیدا ہوا اور ساتویں صدی عیسوی کے نصف اول میں وہاں اسلام جا پہنچا۔ باقی تہذیبوں کی کیفیت وہی تھی جو ابر بہار کی کہ برس کر کھل گیا۔ لیکن چند روز بعد زمین پھر

پیاسی ہوگئی۔(۱۶۴)

وادی سندھ کی تہذیب بیسویں صدی کے اوائل میں موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے مقامات پر باقیاتی تفتیش کے بعد ایک نہایت ہی اعلیٰ قسم کی تہذیب کے نشانات دریافت ہوئے ہیں اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ تہذیب تقریباً پانچ ہزار قبل مسیح کی تہذیب ہے۔(۱۶۵) اور مصر، بابل، سمیریا اور اشوریہ کی تہذیبوں کی ہمعصر ہے۔ وادی سندھ کو اس طرح وہی مقام حاصل ہے جو وادی نیل، وادی دجلہ فرات کو ہے۔(۱۶۶)

یونانی تہذیب تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے یونان میں ایک عظیم تہذیب کا عروج ہوا جس کو مغربی تہذیب کا منبع خیال کیا جاتا ہے۔ یہ تہذیب چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر قائم تھی۔ جن میں سب سے مشہور ایتھنز اور سپارٹا کی تھی۔ یہ تہذیب پانچویں صدی ق۔م میں اپنے نقطہ عروج کو پہنچی جس کو سنہری عہد کہا جاتا ہے۔۴۳۱ ق۔م میں طاعون، امیروں اور غریبوں کے درمیان خون ریز فسادات کے باعث یونانی تہذیب کا انحطاط ہوگیا۔(۱۶۷)

تہذیب کے عناصر ترکیبی تہذیب اور اس کی حقیقی روح کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے عناصر ترکیبی کا جائزہ لیا جائے۔ یہ عناصر پانچ ہیں۔

۱۔پہلا عنصر :(تصور زندگی) (۱۶۸) کسی تہذیب کا پہلا عنصر یہ ہے کہ اس کا دنیوی زندگی کے متعلق کیا تصور ہے۔ وہ اس دنیا میں انسان کو کیا مقام دیتی ہے کائنات اور انسان کا باہمی تعلق کیا ہے؟(۱۶۹) نیز یہ کہ اس کی نظروں میں یہ جہاں کیا ہے(۱۷۰) اسلامی تہذیب انسان کو اعلیٰ و ارفع مقام دیتی ہے جبکہ عیسائیت انسان کو پیدائشی گناہ گار قرار دیتی ہے۔ عیسائیت کے آغوش میں جو بھی تہذیب پرورش پائے گی اس میں انسان ایک گھٹیا مقام پر کھڑا ہوگا۔ ہندومت ذات پات کا قائل ہے اور شودر کو سوسائٹی میں وہ مقام دینے کو تیار نہیں جو برہمن کو حاصل ہے۔ اس ذات پات کے بطن میں جو بھی تہذیب جنم لے گی وہ نسل انسانی میں تفریق پیدا کردے گی۔(۱۷۱) قرآن میں آتا ہے کہ ا۔"ولقد کرمنا بنی آدم (۱۷۲) یعنی ہم نے نوع انسانی کو قابل تکریم بنایا ہے۔ ۲۔ان اکرمکم عنداللہ اتقکم (۱۷۳) تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہے جو تم سے زیادہ متقی ہے۔ ۳۔لقد خلق الانسان فی احسن تقویم (۱۷۴) بے شک انسان

کو بہترین سانچہ میں ڈھالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:
لا فضل العربی علیٰ عجمی ولا لعجمی علیٰ عربی ولا لاحمر علیٰ اسود ولا لاسود علیٰ احمر الا بالتقوی یعنی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔(۱۷۵)

۲۔دوسرا عنصر :(مقصد زندگی) (۱۷۶)انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور وہ کون سی منزل ہے جس کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے؟(۱۷۷)وہ کون سی منزل ہے جس تک پہنچنے کے لیے انسان کو سعی کرنی چاہیے۔ وہ کون سا نصب العین ہے جس کے حصول کے لیے اولاد آدم کو کام کرنا ہے۔ یہی مقصد و نصب العین کا سوال انسان کی عملی زندگی کا رُخ اور اس کی رفتار متعین کرتا ہے۔(۱۷۸)

اسلام میں انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ
۱۔ یاایھا الناس اعبدہ (۱۷۹) اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم متقی ہو۔ ۲۔وما خلقت الجن (۱۸۰) میں نے جن اور انسان اس لیے پیدا کیے ہیں کہ وہ میری عبادت کریں۔

۳۔تیسرا عنصر:(بنیادی عقائد و افکار)(۱۸۱) اس تہذیب کی بنیادی کن عقائد اور افکار پر ہے وہ افکار اور عقائد انسانی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟(۱۸۲) تہذیب انسانی ذہن کو کس سانچے میں ڈھالنا چاہتی ہے؟ اور انسان کے دل میں کس نوعیت کے جذبات کو پروان چڑھانا اس کے پیش نظر ہے؟ کسی تہذیب کی خوبیوں اور خامیوں کو پرکھنے کے لیے اس کے بنیادی عقائد و نظریات کو سمجھنا ضروری ہے۔(۱۸۳) اسلامی تہذیب کے بنیادی عقائد اور افکار پانچ ہیں۔ توحید، ملائکہ پر ایمان۔ آسمانی کتابوں پر ایمان، رسالت پر ایمان اور آخرت پر ایمان۔(۱۸۴)

۴۔چوتھا عنصر:(انسان کی تربیت)(۱۸۵) وہ تہذیب سوسائٹی کے افراد کو کن کن اخلاق کا حامل بنانا چاہتی ہے اور کن کن باتوں سے بچنے کی ہدایت کرتی ہے؟(۱۸۶)۔ وہ کون سے اوصاف اور کون سی عادات ہیں جنہیں وہ انسان میں پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

بنیادی سوال یہ ہے کہ اس تہذیب کی اخلاقی تربیت سے کیسا انسان بنتا ہے۔(۱۸۷)اسلامی تہذیب میں اخلاق کو اہم مقام حاصل ہے۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی "یزکیھم"(۱۸۸) وہ انہیں پاک کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ا۔ "**بعثت لاتمم مکارم الاخلاق** (۱۸۹) مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے"

۲۔ **اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقاً**(۱۹۰)مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ہے وہ جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۵۔پانچواں عنصر :(اجتماعی ڈھانچہ)(۱۹۱)اس تہذیب کا اجتماعی نظام کیا ہے۔اجتماعی نظام ایک فرد کی زندگی سے لیکر بین الاقوامی زندگی پر پھیلا ہوا ہے۔(۱۹۲)اس کو کن حدود کا پابند کیا گیا ہے۔اس کو آزادی دی گئی ہے تو کس حد تک اور پابند کیا گیا ہے تو کس حد تک؟ (۱۹۳)اسلامی تہذیب کا پانچواں ترکیبی عناصر اس کا اجتماعی نظام ہے جو ایک فرد کی زندگی سے لیکر بین الاقوامی زندگی پر پھیلا ہوا ہے۔اسلامی تہذیب کا اجتماعی نظام، معاشرت، تقسیم دولت اور ریاست پر مشتمل ہے قرآن کا موضوع ہی اسلام کا اجتماعی نظام ہے۔(۱۹۴)انہی عناصر کی بنا پر ایک تہذیب دوسری تہذیب سے ممتاز ہوتی ہے۔مختلف تہذیبوں کے بنیادی اجزاء میں جتنا فرق ہوگا اتنا ہی فرق ان تہذیبوں کے مظاہر میں بھی ہوگا۔(۱۹۵)

سورہ العصر اور اسلامی تہذیب کے عناصر قرآن پاک میں ایک سورۃ ہے جو اپنے معانی کے اعتبار سے صحابہ کرام کی سورۃ ہے۔صحابہ آپس میں ایک دوسرے کو اس کی نگہداشت کرنے اور ملاقات اور جدائی کے وقت اسے پڑھنے کی تاکید کرتے تھے۔اور امام شافعی نے تو اس کے بارے میں کہا ہے کہ اگر قرآن میں صرف یہی ایک سورۃ ہوتی تو بھی لوگوں کے لیے کافی ہوتی یہ "سورۃ العصر" ہے۔(۱۹۶)ارشاد ربانی ہے کہ وَالْعَصْرِ (۱) إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (۲) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳)(۱۹۷)**ترجمہ** "زمانہ کی قسم انسان درحقیقت گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔"